مرکز مدیریت حوزہ ہائے علمیہ اسلامی جمہوریہ ایران کا ترجمان

صدائے حوزہ

- مقدماتی اشاعت
- شمارہ نمبر ۱۸
- ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ ۔ ۲۳ جولائی ۲۰۲۱ء

مناسبتی مضمون

عید سعید غدیر کی مناسبت سے خصوصی مضمون (صفحہ ۸)

میں اپنے عزیز بیٹے سے محروم ہوا ہوں۔

(امام خمینیؒ کے تعزیتی پیغام سے اقتباس)

۵ اگست شہید قائد علامہ سید عارف حسین الحسینیؒ کی ۳۳ ویں برسی

- شیطان کو کنکریاں نہ مار سکے تو تسلط پسند شیطانوں کو بھگاؤ: رہبر انقلاب (ص۲)
- قائد شہید علامہ عارف حسین الحسینی کی برسی کی مناسبت سے مضمون (ص۳)
- اسرائیل کی طرف سے مسجد اقصیٰ کا کنٹرول سعودی عرب کو دینے کا امکان (ص۴)
- اسرائیل کو مٹانے کی بات خواب نہیں حقیقت ہے: حسن نصراللہ.....(ص۵)
- قربانی فقط رسم نہیں روح رکھنے والی عبادت ہے: علامہ ساجد نقوی..(ص۶)
- بلا معاوضہ قرآنی آیات لکھنے والا ہندو خطاط...................(ص۷)

شیطان کو کنکریاں مارنا ممکن نہیں تو ہر جگہ تسلط پسند شیطانوں کو مار بھگائیں

اس سال بھی مسلم امہ ہمہ گیر بیماری کی مصیبت بلکہ شاید حرم شریف پر سایہ فگن پالیسیوں کی بلا کے سبب حج کی عظیم نعمت سے محروم رہ گئی

رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی حج کے ایام میں پیغامِ حج جاری کیا، جس میں آپ نے فرمایا: اس سال بھی مسلم امہ حج کی عظیم نعمت سے محروم رہ گئی۔ افسوس کہ مشتاق دلوں کے ہاتھ سے اس قابل احترام گھر میں، جسے خدائے حکیم و رحیم نے لوگوں کے لئے بنایا ہے، ضیافت کا موقع نکل گیا۔ ہمہ گیر بیماری کی مصیبت بلکہ شاید حرم شریف پر سایہ فگن پالیسیوں کی مصیبت مومنین کی مشتاق آنکھوں کو امت اسلامیہ کی وحدت و عظمت و روحانیت کے مظاہر کے دیدار سے محروم کر رہی ہے۔

رہبر انقلاب نے مزید فرمایا: اس سال حج بیت اللہ میسر نہیں لیکن رب البیت کی طرف توجہ، ذکر، خضوع و خشوع، تضرع اور استغفار بے شک میسر ہے۔ عرفات میں حضور تو نصیب نہیں لیکن یوم عرفہ کی بصیرت افروز دعا و مناجات دسترسی میں ہے۔ منی میں شیطان کو کنکریاں مارنا تو ممکن نہیں لیکن ہر جگہ تسلط پسند شیطانوں کو دفع کرنا اور مار بھگانا ممکن ہے۔ کعبے کے گرد جسموں کا ایک ساتھ پہنچنا ممکن نہیں ہے لیکن قرآن کریم کی روشن آیات کے محور پر دلوں کا ایک ساتھ مجتمع ہو جانا اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لینا دائمی فریضہ ہے۔ اس پیغام میں آیا ہے: ہم اسلام کے پیروکار کہ جن کے پاس آج بہت بڑی آبادی، وسیع علاقے، بے پناہ قدرتی وسائل، زندہ و بیدار قومیں ہیں، اپنے مہیا وسائل و امکانات کی مدد سے مستقبل تعمیر کر سکتے ہیں۔ پچھلے ڈیڑھ سو سال میں مسلم اقوام نے اپنے ملکوں اور حکومتوں کی سرنوشت کے سلسلے میں کوئی کردار نہیں نبھایا بلکہ معدودے چند مثالوں کو چھوڑ کر ہمیشہ جارح مغربی حکومتوں کی پالیسیوں کے حساب سے چلتی رہیں اور ان کے حرص، دخل اندازی اور شرانگیزی کا نشانہ بنتی رہیں۔ آج بہت سے ممالک کی علمی پسماندگی اور سیاسی انحصار اسی بے عملی اور بے لیاقتی کا نتیجہ ہے۔ اس پیغام میں مزید آیا ہے: بھائیو اور بہنو! ہمارا علاقہ اور یہاں تیزی سے رونما ہونے والے گوناگوں واقعات، درس و عبرت کا آئینہ ہیں۔ ایک طرف جارح کے جبر و ستم کے مقابلے میں مزاحمت و مجاہدت سے پیدا ہونے والی قوت اور دوسری جانب جبری مطالبات تسلیم کر لینے، کمزوری دکھانے اور سر تسلیم خم کر لینے کے نتیجے میں ہاتھ آنے والی رسوائی۔

عوامی مقامات پر کتے گمانے کے بارے میں آیت اللہ مکارم کا فتویٰ

عوامی مقامات پر کتے گمانے کے متعلق پوچھے گئے استفتا کا آیت اللہ العظمی مکارم شیرازی نے جو جواب دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔ آپ سے سوال میں پوچھا گیا ہے: سلام علیکم، کتوں کے مالکان کے گزرگاہوں اور پارکوں (عوامی مقامات) میں اپنے کتوں کو ساتھ لے کر چلنے کے اقدام پر کچھ لوگوں کو اعتراض ہے۔ اس نکتے کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اسلام میں کتے کے متعلق خاص احکام ہیں اور گزرگاہوں اور پارکوں میں کتوں کو ساتھ لے جانے سے لوگوں کے لیے جانی خطرات کا احتمال اور تکلیف و اذیت کا باعث ہے۔ پبلک مقامات میں کتوں کو ساتھ لے کر

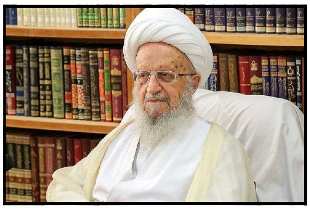

چلنے کے متعلق جناب عالی کی نظر کیا ہے؟ جس کے جواب میں آپ نے فرمایا: گذرگاہوں اور پبلک مقامات میں کتوں کو ساتھ لے کر چلنا جائز نہیں ہے اور اگر یہ کام نقصان یا دوسروں کے صدمے (خسارت) کا باعث بنے تو کتے کا مالک نقصان اور خسارت کا ضامن ہوگا۔

افغانستان کی خطرناک صورتحال پر آیت اللہ صافی کا انتباہ

آیت اللہ صافی گلپائگانی نے بیانیہ صادر کر کے افغانستان کی افسوسناک صورتحال پر خبردار کیا ہے۔ ان کے اس بیانیہ میں آیا ہے: ان دنوں دنیا بہت وحشتناک اور افسوسناک واقعات کو دیکھ رہی ہے کہ جس کی وجہ سے بشریت کا ضمیر اور

انسانوں کی پاک فطرت شرمندہ ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک گروہ اپنے آپ کو انسان کہے لیکن اپنے جیسے انسانوں کے ساتھ ان تمام جرائم کا ارتکاب کرے!؟ دہشت گردوں کا ظلم اور درندگی ایک طرف اور دوسری طرف دنیا والوں، مختلف حکومتوں اور اپنے آپ کو انسانی حقوق کا حامی کہنے والے اداروں کی خاموشی انتہائی تعجب اور شرمندگی کا باعث ہے۔ ایک ایسے گروہ پر اعتماد کرنا کہ جس کی شیطنت اور قتل و غارتگری سب پر واضح ہے، بہت بڑا اشتباہ اور ناقابل جبران غلطی ہوگی۔ عالمی مقتدر طاقتوں سے میرا مطالبہ ہے کہ اس خطرناک سانحے پر خاموشی اختیار نہ کریں اور اس کا راستہ روکیں۔

حج میں امت اسلامی کے مسائل اور چیلنجز بیان ہونے چاہیئے، آیت اللہ علی رضا اعرافی

سربراہ حوزہ علمیہ قم آیت اللہ اعرافی نے آج سہ پہر کو خطاب کرتے ہوئے حج کو بہت اہم اسلامی عبادت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حج ایک جامع عبادت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حج ایک عبادت بھی ہے اور خدا سے متصل ہونے کا ذریعہ بھی۔ انہوں نے کہا کہ حج روح اور جان کو پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ حج ایک اجتماعی عبادت ہے اور اس کا فلسفہ اسلامی یکجہتی ہے۔

گارڈین کونسل کے رکن نے کہا کہ حج زبان، ثقافت اور جغرافیے سے بالاتر عبادت ہے جو مسلمانوں کو آپس میں جوڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حج ایک سیاسی عبادت بھی ہے اور اس میں امت اسلامی کے مسائل اور چیلنجز بیان ہونے چاہییں۔ ان کا کہنا ہے کہ حج میں مسلمانوں کے لیے اقتصادی پہلو بھی پایا جاتا ہے کیونکہ حج مسلمانوں کے درمیان اتحاد و وحدت کو ایجاد کرتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس فضا سے استفادہ کرتے ہوئے سیاسی، سماجی، اقتصادی اور ثقافتی مسائل میں تبادلہ خیال کریں۔ انہوں نے کہا کہ حج کوئی سادہ عبادت نہیں، حج کی روح اور باطن غیب سے متصل ہے اور حج خود سازی اور تعلیم و تربیت کا سرچشمہ ہے۔

شہید قائد علامہ سید عارف حسین حسینی رح کی زندگی کا مختصر جائزہ

شہید قائد کی ۳۳ویں برسی کی مناسبت سے خصوصی مضمون

تعارف: سید عارف حسین حسینی پاکستان کے مشہور شیعہ عالم، تحریک جعفریہ پاکستان کے صدر اور شیعہ قوم کے محبوب قائد تھے۔ آپ نجف اور قم کے حوزات علمیہ میں وہاں کے مشہور فقہا من جملہ امام خمینی کے شاگردوں میں سے تھے۔ علامہ عارف حسین حسینی پاکستان میں عوام کے مذہبی، ثقافتی اور عبادی ضروریات فراہم کرنے کے علاوہ صحت اور معیشت کے لحاظ سے بھی ان کے مسائل کو حل کرتے تھے۔ وہ ۵ اگست ۱۹۸۸ کو پشاور میں اپنے مدرسے میں صبح کی نماز کے بعد نامعلوم افراد کی گولی کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کر گئے۔

نسب اور خاندان: سید عارف حسین بن سید فضل حسین ۲۵ نومبر ۱۹۴۶عیسوی کو پاکستان کے شمال مغرب میں واقع شہر پاراچنار کے نواحی گاؤں پیواڑ کے ایک مذہبی، علمی اور سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباواجداد اسلامی تعلیمات کی ترویج کی غرض سے پیواڑ اور قریبی علاقوں میں سرگرم عمل رہے ہیں۔

حالات زندگی: سید عارف حسین حسینی نے اپنی طفولیت اپنے آبائی گاؤں میں گذارا جہاں انہوں نے قرآن کریم اور ابتدائی دینی تعلیمات اپنے والد کے حضور مکمل کرلیں۔ ان کے والد بھی علما میں سے تھے۔ بعدازاں انہوں نے اسکول میں داخلہ لیا اور پرائمری اور متوسطہ کے بعد پاراچنار کے ہائی اسکول میں داخل ہوئے۔ سنہ ۱۹۶۴ میں ہائی اسکول سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد علوم آل محمد سے روشناس ہونے کیلئے مدرسہ جعفریہ پاراچنار میں داخلہ لیا جہاں انہوں نے "لقمانخیل" کے گاؤں "یوسف خیل" کے رہنے والے حاجی غلام جعفر سے کسب فیض کا آغاز کیا اور مختصر سے عرصے میں مقدمات مکمل کرلئے۔ آپ کو اپنی مادری زبان پشتو کے علاوہ فارسی، عربی اور اردو پر بھی عبور حاصل تھا۔

نجف کی زندگی: شہید علامہ سید عارف حسین حسینی سنہ ۱۹۶۷ میں نجف اشرف مشرف ہوئے اور نجف اور بعدازاں قم میں عربی ادب کے نامور استاد مدرس افغانی کے ہاں ادبیات عرب کے تکمیلی مراحل طے کئے اور ساتھ ساتھ مختلف اساتذہ کے ہاں فقہ اور اصول فقہ کے اعلی مدارج طے کئے۔ وہ نجف میں آیت اللہ مدنی کے حلق درس میں شریک ہوئے اور ان کے توسط سے امام خمینی کی شخصیت اور کارناموں سے واقف ہوئے۔ ۱۹۷۳ عیسوی میں انقلابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں عراق کی بعثی حکومت نے انہیں گرفتار کرکے جیل بھیج دیا اور کچھ عرصہ بعد ملک بدر کردیا۔

وطن واپسی: وطن واپسی کے بعد تقریبا دس مہینوں تک پاراچنار میں تبلیغ دین میں مصروف رہے۔ اسی دوران ازدواجی زندگی کا آغاز کیا۔

قم کی زندگی: سنہ ۱۹۷۴عیسوی میں انھوں نے دوبارہ اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے اور نجف جانے کا فیصلہ کیا لیکن حکومت عراق نے انہیں ویزا دینے سے انکار کیا؛ چنانچہ وہ اسی سال قم روانہ ہوئے اور حوزہ علمیہ قم کے اساتذہ شہید استاد مرتضی مطہری، آیات عظام مکارم شیرازی، وحید خراسانی، میرزا جواد تبریزی، محسن حرم پناہی اور سید کاظم حائری سے فلسفہ، کلام، فقہ، اصول اور تفسیر جیسے علوم میں کسب فیض کیا۔

قم میں رہائش اور حصول علم کے دوران وہ پہلوی حکومت کے خلاف علما اور عوام کے احتجاجی مظاہروں میں شرکت کرتے تھے لہذا انہیں گرفتار کیا گیا۔ انہیں ایک ضمانت نامے پر دستخط کرنے کیلئے کہا گیا کہ "وہ مظاہروں اور انقلابی قائدین کی تقاریر میں شرکت نہیں کریں گے اور انقلابی راہنماں سے کوئی رابطہ نہیں رکھیں گے" لیکن انہوں نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کیا چنانچہ جنوری سنہ ۱۹۷۹عیسوی میں انہیں ایران چھوڑ کر پاکستان واپس جانا پڑا۔

وطن واپسی: وہ سنہ ۱۹۷۹ سے ۱۹۷۴عیسوی تک مدرسہ جعفریہ پاراچنار میں تدریس میں مصروف رہے۔ وہ جمعرات کے دن مدرسہ جعفریہ سے پشاور جاکر جامع پشاور میں اخلاق اسلامی کی تدریس کیا کرتے تھے۔ آپ پاکستان میں امور حسبیہ اور وجوہات شرعیہ میں امام خمینی کے نمائندے اور وکیل تھے۔

شہادت: علامہ سید عارف حسین حسینی مورخہ ۵ اگست سنہ ۱۹۸۸عیسوی کو اپنے مدرسے دار المعارف الاسلامیہ میں نامعلوم افراد کی گولی کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کر گئے۔

تشیع وتدفین: امام خمینی نے شہید کے جنازے میں شرکت کے لئے ایک وفد پاکستان روانہ کیا اور ان کی شہادت کے موقع پر پاکستان کے علما اور قوم وملت کے نام ایک مفصل پیغام جاری کیا، اور انہیں اپنا "فرزند عزیز" قرار دیا۔ ادھر پاکستان کے اس وقت کے صدر جنرل ضیا الحق نے بھی ایک اعلی سطحی وفد کے ہمراہ پشاور جاکر شہید کے جنازے میں شرکت کی۔ آیت اللہ جنتی بھی ایک اعلی سطحی ایرانی وفد کی سربراہی میں پشاور پہنچے اور نماز جنازہ کی امامت کی۔ بعدازاں شہید کی میت ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان کے آبائی شہر منتقل ہوئی اور ان کی تدفین ان کے آبائی گاؤں پیواڑ میں ہوئی۔

امام خمینیؒ کا پیغام: آپ کی شہادت پر امام خمینی نے ایک پیغام جاری کرتے ہوئے فرمایا: حجۃ الاسلام جناب آقائے سید عارف حسین حسینی جو اسلام اور انقلاب کے ایک وفادار حامی، محروموں اور مستضعفوں کے مدافع، اور سید شہدا حضرت ابی عبداللہ الحسین علیہ السلام کے سچے فرزند تھے کی شہادت پر آپ کے تعزیت و تبریک کے پیغامات اور ٹیلگرام موصول ہوئے۔ اسلامی معاشروں کے درد آشناں کو وہی جو محرومین اور برہنہ پا انسانوں کے ساتھ میثاق خون باندھ چکے ہیں جان لینا چاہئے کہ ابھی وہ جدوجہد کی اس راہ کی ابتدا میں قدم رکھے ہوئے ہیں اور استعمار واستحصال کے بند توڑنے اور خالص محمدی) ص (اسلام تک پہنچنے کے لئے انہیں طویل راستہ طے کرنا ہے۔ علامہ عارف حسین حسینی کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی بشارت نہیں ہوسکتی تھی کہ محراب عبادت سے اپنے پاک لہو میں غلطاں ارجعی الی ربک کی عروج کا نظارہ کریں اور شہد شہادت سے وصل یار کا جرعہ نوش کریں اور عدل کے ہزاروں پیاسوں کے سرچشم نور تک پہنچ جانے کے گواہ بنیں۔ پاکستان کی شریف اور مسلم قوم، جو بیشک انقلابی اور اسلامی اقدار کی وفادار قوم رہی ہیں، اور ہمارے ساتھ پرخلوص انقلابی، اعتقادی اور ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں، ان کو اس شہید کے افکار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اسے شیطانی چیلوں کو خالص محمدیؐ اسلام کا راستہ روکنے کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ میں اپنے عزیز بیٹے سے محروم ہوا ہوں۔ خداوند تعالی ہم سب کو پہلے سے زیادہ، مصائب جھیلنے کی توفیق اور شہیدوں کے روشن راستے کو دوام بخشنے کی زیادہ سے زیادہ قوت عطا فرمائے اور ستم گروں کی سازشیں اور مکاریاں ان ہی کی طرف پلٹا دے؛ اور اسلام کی باکرامت ملت کو جہاد وشہادت کے راستے میں ثابت قدمی عطا فرمائے۔

شیخ الازہر عنقریب عراق کا دورہ کریں گے

الازہر یونیورسٹی کے چانسلر احمد الطیب نے کہا: میں عنقریب عراق کے سفر پر روانہ ہوں گا کیونکہ عراقی حکام کی جانب سے مجھے عراق کے دورے کی دعوت دی گئی ہے۔شیخ الازہر نے قاہرہ میں عراق کے سفیر "احمد نایف الدلیمی " سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کہا: عراق نے دہشت گردوں کو شکست دی اور مختلف چیلنجز کا کامیابی سے مقابلہ کیا اور عرب ممالک میں اپنا مقام بنانے کے لیے عراق نے

بہت اچھے اقدامات کئے ہیں جنہیں ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا: ہر وہ اقدام کہ جو عراق کی وحدت، امن و امان اور استحکام کو ہدف قرار دے اس کے مقابلے میں ہم عراقیوں کے ساتھ ہیں۔ جناب احمد الطیب نے کہا: عراقی حکام کی جانب سے مجھے عراق کے دورے کی باقاعدہ دعوت کے جواب میں عنقریب میں عراق کے سفر پر روانہ ہوں گا۔ جہاں وہ مختلف رہنماوں سے ملاقات کرینگے۔

بعث پارٹی اور اس کے عناصر کی واپسی کا کوئی راستہ نہیں؛ قبانچی

امام جمعہ نجف اشرف حج الاسلام والمسلمین سید صدرالدین قبانچی نے بعثی ۱۵۵ امیدواروں کو انتخابات سے نااہل قرار دینے کے عراقی عدلیہ کے فیصلے کو سراہا ہے۔بعث پارٹی اور اس کے عناصر کی واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے انہوں نے کہا کہ بعثی عناصر کی عراقی حکومت میں واپسی اور ان کو انتخابات میں حصہ لینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے لہذا اس سلسلے میں عدلیہ کا اقدام قابل قدر ہے۔امام جمعہ نجف نے اس بات پر زور دیتے

ہوئے کہ بعث پارٹی اور اس کے عناصر کی واپسی کا کوئی راستہ موجود نہیں ہے، کہا کہ بعثوں کی عراقی سیاست میں واپسی کی ہر ممکن کوشش کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے افغانستان میں شیعہ نشین علاقوں پر طالبان کے حملوں،لوگوں کا قتل عام اور خواتین کو قیدی بنائے جانے پر عالمی برادری کی خاموشی کی مذمت کی اور مزید کہا کہ عالمی برادری کی خاموشی کی دلیل مقتولین کا شیعہ ہونا ہے۔

اسرائیل کی جانب سے مسجد اقصی کا کنٹرول سعودی عرب کو دینے کا امکان

اسرائیل نے مسجد اقصی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے قیام پر اتفاق کیا ہے جس کے مطابق مسجد اقصیٰ کے کنٹرول میں سعودی حکومت اپنا کردار ادا کرے گی

رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے مسجد اقصی کے کنٹرول کو سعودی عرب کو منتقل کرنے کے بارے میں ایک مطالعہ شروع کیا ہے ۔ تفصیلات کے مطابق،اسرائیل مسجد الاقصی کا کنٹرول سعودی عرب کے حوالہ کرنا چاہتا ہے اور یہ کام متحدہ عرب امارات اور اسرائیل کے مابین تعلقات معمول پر لانے کے بعد سے اسرائیلی اعلی سطح کے حکام کی طرف سے خلیجی ریاستوں کے دورے کا آغاز کیے جانے پر کیا گیا ہے جس میں سب سے پہلے اسرائیلی وزیر خارجہ یائیر لاپڈ کے دو روزہ دورہ متحدہ عرب امارات کا دورہ ہے ۔ ذرائع کے مطابق، اسرائیل نے مسجد اقصی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے قیام پر اتفاق کیا ہے جس کے مطابق اب یروشلم میں اس کے انتظام کے لئے سعودی حکومت اپنا کردار ادا کرے گی، تاہم ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ مسجد اقصی کا کنٹرول اردن کے شاہ عبداللہ دوم کے ہاتھ ہی میں رہے گا لیکن یہ واضح نہیں ہے کہ سعودی عرب کے علاوہ کوئی اور ملک بھی بورڈ آف ڈائریکٹرز میں شامل ہوگا یا نہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل متحدہ عرب امارات کے اپنے پہلے سرکاری دورے پر اسرائیلی وزیر خارجہ نے اعتراف کیا کہ یروشلم میں تناؤ بڑھتے ہی پورے خطے میں تناؤ گونج اٹھے گا، یئر لاپڈ نے دبئی میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ کوئی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کرتا ہے کہ یروشلم میں کشیدگی سے پورے خطے کو خطرہ ہے، انہوں نے خلیجی عرب ریاستوں میں سے ایک کے دو روزہ سفر جسے انہوں نے تاریخی قرار دیا، کے آخری مرحلے میں منتخب غیر ملکی میڈیا سے گفتگو کی۔تاہم متحدہ عرب امارات کے ذرائع ابلاغ میں اس ملاقات کی وسیع پیمانے پر اطلاع نہیں دی گئی اور لاپڈ نے ابوظہبی کے ولی عہد اور اس ملک کے اصلی حاکم شہزادہ محمد بن زاید آل نہیان سے ملاقات نہیں کی بلکہ وفد کے سرکاری میزبان شیخ عبداللہ سے ملاقات کی۔

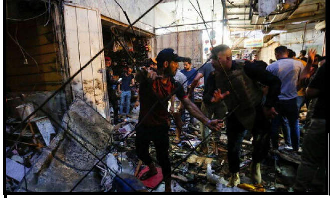

عراقی دارالحکومت کے قریب دھماکہ، ۱۲۹ افراد شہید اور متعدد زخمی

ایک خاتون خودکش بمبار نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا اور اسکی ذمہ داری داعش نے قبول کی ہے، زخمی ہونے والوں میں زیادہ تر افراد خواتین اور بچے تھے

عراقی خبروں کے ذرائع نے بغداد کے صدر قصبے میں ایک دھماکے کی اطلاع دی ہے۔ النجبا تحریک ٹیلی گرام چینل نے اطلاع دی ہے کہ یہ دھماکہ الصدر شہر کے الواحدت مارکیٹ میں ہوا۔ٹیلیگرام چینل نے بھی اطلاع دی ہے کہ یہ دھماکہ خودکش تھا۔ صابرین ذرائع کے مطابق دھماکے میں اب تک ۱۲۹ افراد شہید ہو گئے ہیں۔اناطولیہ نیوز ایجنسی نے اسپتال کے ایک ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ ۱۲۲ افراد شہید اور ۴۷ زخمی ہوئے ہیں۔ عراقی ذرائع کے مطابق ایک خاتون خودکش بمبار نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا اور اسکی ذمہ داری داعش دہشتگرد گروہ نے قبول کی ہے۔ الاحد نیوز نیٹ ورک کے مطابق ، دھماکے میں زخمی ہونے والے زیادہ تر افراد خواتین اور بچے تھے۔ دھماکے کے مقام پر نیٹ ورک کا رپورٹر بھیڑ کے پاس گیا۔شہریوں کا کہنا ہے کہ ہر انتخابات کے ساتھ ہی ایک تباہی ہوتی ہے ہم نہیں چاہتے ہیں کہ مصطفی الکاظمی حکومت تعزیت پیش کرے۔عراقی شہریوں نے اطلاع دی ہے کہ ایک خودکش برقعے والی خاتون دھماکے کا سبب بنی ہے۔کچھ لوگوں نے بتایا کہ یہ خاتون بنگلہ دیشی شہری ہے۔جس کے بارے میں احتمال ہے کہ وہ داعش کے لئے کام کرتی تھی۔

اسرائیل کو دنیا سے مٹانے کی بات کوئی خواب نہیں حقیقت ہے، نصراللہ

اس غاصب، قابض اور باطل حکومت، سرطانی پھوڑے اور اصل دشمن کی نابودی کا خواب شرمندہ تعبیر ہو کر ہی رہے گا

"فلسطین فتحیاب ہوگا" کے زیرعنوان ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سید حسن نصراللہ نے کہا کہ جب ہم اس غاصب، قابض اور باطل حکومت، سرطانی پھوڑے اور اصل دشمن (اسرائیل) کی صفحہ ہستی سے نابودی کی بات کرتے ہیں تو یہ کوئی خواب وخیال اور آرزو نہیں کیونکہ ہم جھوٹی بات پر یقین نہیں رکھتے۔ سید حسن نصراللہ کا کہنا تھا، جب ہم کہتے ہیں قدس کی آزادی اور فتح نزدیک آ گیا ہے تو واقعی نزدیک آ گیا ہے اور جنگ سیف القدس نے ہر دور سے زیادہ قدس کو ہمارے نزدیک کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ ہو سکتا ہے دنیا میں بہت سوں کو اسرائیل کی نابودی کی بات بری لگے لیکن ہم حقائق کے بیان میں مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیتے بلکہ حقیقی امیدوں کی بات کرتے ہیں۔ سید حسن نصراللہ نے کہا کہ خطے میں داعش کا فتنہ، مسئلہ فلسطین کو سردخانے میں ڈالنے کی غرض سے پیدا کیا گیا تھا لیکن استقامتی محاذ نے اس فتنے کو ناکام بنادیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر استقامتی محاذ نہ ہوتا تو دنیا مسئلہ فلسطین کو بھول چکی ہوتی۔ حزب اللہ کے سربراہ نے یہ بات زور دیکر کہی کہ اسرائیل کے مقابلے کو امریکہ کے تسلط کے خلاف جدوجہد سے الگ نہیں سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی تسلط نے خطے کے تمام تر وسائل کو اسرائیل کی جھولی میں ڈال دیا ہے اور صیہونی حکومت کا وجود امریکہ کی حمایت سے وابستہ ہے۔ حزب اللہ کے سربراہ نے کہا کہ امریکی تسلط خطے کے عوام اور خاص طور سے عراق اور شام کے لوگوں کے لیے خطرہ بنا ہوا ہے اور حالانکہ ہر قوم کو امریکی مداخلت کے بغیر اپنے مستقبل کے تعین کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا دشمن کے ذرائع ابلاغ نے تحریک مزاحمت کو بدنام کرنے کے لیے شدید جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔ سید حسن نصراللہ نے امریکہ کو لبنان کے موجودہ بحران کا اصل ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن دیگر ملکوں کو لبنان کی مدد کرنے سے روک رہا ہے اور پابندیوں اور رکاوٹوں کے ذریعے عوام کو حزب اللہ کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کر رہا ہے۔ سید حسن نصراللہ نے کہا کہ لبنان کی اقتصادی مشکلات اس ملک کے بہادر عوام کے ہاتھوں حل ہوں گی اور حکومت کی تشکیل کی فیصلہ کن گھڑی آنے والی ہے۔ انشاء اللہ دشمن نابود ہوگا اور ہم ہمیشہ کی طرح کامیاب ہوں گے۔

فلسطینیوں کی پیٹھ میں خنجر؛ امارات نے اسرائیل میں سفارتخانہ کھول لیا

متحدہ عرب امارات نے بھی رائے عامہ کی مخالفت اور فلسطینیوں کے حقوق کو پامال کر کے اسرائیل کے ساتھ باضابطہ طور پر سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں

صیہونی دہشتگردی کے مرکز تل ابیب میں متحدہ عرب امارات کے سفارتخانے کا افتتاح ہو گیا ہے۔ عرب امارات کے سفیر محمد الخواجہ نے سفارتخانہ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر اسرائیلی صدر اسحاق ہرزوگ بھی موجود تھے۔ گزشتہ ماہ متحدہ عرب امارات میں اسرائیلی سفارتخانہ قائم ہو چکا ہے۔ اسرائیل میں عرب امارات کا سفارتخانہ بارہ روزہ غزہ جنگ کے کچھ ماہ بعد ہی کھلا ہے۔ اس جنگ میں ۶۷ بچوں سمیت ۲۵۶ فلسطینی شہید ہوئے تھے۔ جبکہ دو ہزار سے زیادہ افراد زخمی ہوئے تھے۔ عرب ملکوں کے اسرائیل سے سفارتی رشتوں کو فلسطینی اپنے کاز کے ساتھ غداری قرار دیتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم نفتالی بینیت اکتوبر میں عرب امارات کا دورہ کریں گے۔ متحدہ عرب امارات ان عرب ملکوں شامل ہے جنہوں نے عرب رائے عامہ کی مخالفت اور فلسطینیوں کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے صیہونی حکومت کے ساتھ باضابطہ طور سے سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ غاصب صیہونی حکومت کے مرکز میں متحدہ عرب امارات کے سفارتخانے کی افتتاحی تقریب ایک ایسے وقت منعقد ہوئی کہ جب تل ابیب میں متعین ابوظہبی کے سفیر محمد الخواجہ یکم مارچ سے سفارتی منصب پر کام کر رہے ہیں۔ مغربی ایشیا کے امور کے ماہرین کا کہنا ہے کہ متحدہ عرب امارات اور صیہونی حکومت کے درمیان خفیہ تعلقات برسوں سے رہے ہیں، سفارت خانے کا افتتاح کر کے ان تعلقات کو عیاں کیا گیا ہے۔

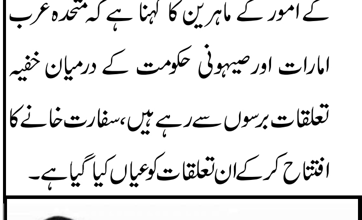

سعودی عرب کا ایک بار پھر امت مسلمہ کو حج سے محروم کر دینا افسوسناک

عید الاضحیٰ خدائی احکامات کی مطلق تابعداری اور قربانی کے لئے پوری تیاری کی ابدی یاد ہے؛ انصار اللہ رہنما عبدالملک الحوثی

سید عبدالملک بدرالدین الحوثی نے عید الاضحیٰ کے موقع پر نشر کیے گئے ایک پیغام میں کہا: یہ عید ایک ایسے وقت میں آئی ہے جب ہماری قوم رواں سال مشکل حالات، بڑے چیلنجز اور مشکل واقعات سے گزر رہی ہے۔ یمن کے انصاراللہ کے رہنما نے مزید کہا کہ اسلامی امت عملی طور پر خدا کی طرف لوٹ کر آزادی کی راہیں تلاش کر سکتی ہے۔ اپنی تقریر کے ایک اور حصے میں، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ عید الاضحیٰ خدائی احکامات کی مطلق تابعداری اور قربانی کے لئے پوری تیاری کی ابدی یاد ہے۔ انتہائی عقائد کے علاوہ، عید الاضحیٰ میں اسباق شامل ہیں جو امت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے مختلف ممالک سے عازمین کے داخلے پر پابندی عائد کرنے کے سعودی اقدام کی مذمت کی اور کہا: یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ ظالم سعودی حکومت نے مسلسل دوسرے سال اسلامی دنیا کو حج سے محروم کر دیا۔ انصاراللہ رہنما سید عبدالملک الحوثی کے مطابق، سعودی حکومت کی جانب سے دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کے داخلے پر پابندی عائد کرنے اور سعودی عرب کے اندر علامتی اور محدود موجودگی پر راضی کرنا قرآن پاک کے متن سے واضح تضاد ہے۔

قربانی فقط رسم نہیں بلکہ مضبوط روح کا مالک نیک عمل ہے، علامہ ساجد نقوی

قربانی دیتے وقت پیغمبران خدا حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی طرف سے اپنے رب کی رضا کی خاطر دی گئی قربانی کے اہداف کو سامنے رکھا جائے

قائدملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ قربانی دیتے وقت پیغمبران خدا حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی طرف سے اپنے رب کی رضا کی خاطر دی گئی قربانی کے اہداف کو سامنے رکھا جائے اور قربانی کو فقط رسم تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ قربانی جیسے نیک عمل کی روح کو مدنظر رکھیں کیونکہ ہماری قربانی کے جانور کا گوشت اور خون ہمارے خالق تک نہیں پہنچتے بلکہ ہمارا تقویٰ اور ہمارا اخلاص بارگاہ ایزدی میں قبولیت پاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر قربانی میں اس زمانے کے حالات کے پیش نظر تمام انسانوں کے لئے مختلف اسباق مضمر ہوتے ہیں، یہ اسباق واضح ہوتے ہیں لیکن ان اسباق کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہی معاملہ قربانی اسماعیل جیسے واقعات کے ساتھ ہوا اور ہو رہا ہے بالخصوص مسلم معاشروں کا المیہ یہی رہا ہے کہ وہ فروعی معاملات اور رسوم ورواج اور سطحی نوعیت کے اقدامات کو اہمیت دیتے رہے ہیں لیکن قربانیوں کے مقاصد اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

علامہ ساجد نقوی نے مزید کہا کہ حضرت ابراہیم و اسماعیل کی یہ لازوال قربانی انسانیت اور اسلام سے وابستہ لوگوں کے لئے اطاعت و ایثار کا عملی اور حسین نمونہ ہے تاکہ وہ اپنے مفادات ذاتی خواہشات غلطیوں کوتاہیوں اور خطاؤں کو قربان کرنے کے بعد جانور کی قربانی کریں اور ان کے سامنے یہ نظریہ نہ ہو کہ خدا کے حضور ان کے قربان کردہ جانور کا گوشت پوست اور خون پہنچتا ہے بلکہ صدق و یقین سے یہ بات ان کے مدنظر ہونا چاہیے کہ قربانی تو ایک ذریعہ ہے لیکن اصل میں ان کا ہدف ان کی نیت ان کا ایثار خلوص اور جذبہ خدا کے حضور پیش ہوتا ہے لہذا انہیں عیدالاضحیٰ مناتے وقت اور قربانی کرتے وقت اس خاص امر کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ قائدملت جعفریہ نے یہ بات زور دے کر کہی کہ عیدالاضحیٰ کے نیک اور بابرکت موقع پر ہمیں عہد کرنا چاہیے کہ ہم انبیا کرام ائمہ اطہار شہدائے اسلام کی قربانی سے بالخصوص حضرت ابراہیم و اسماعیل کی قربانیوں سے الہام اور سبق لیتے ہوئے عالم اسلام کو درپیش مسائل کے حل کے لئے ایک راہ متعین کریں گے۔ امت مسلمہ کے اتحاد اور ترقی میں رکاوٹ بننے والے عوامل بحرانوں چیلنجز اور مشکلات کے خاتمے کے لئے اقدامات کریں گے۔ کرونا وبا، سیلاب متاثرین اور افغانستان بحران بھی قربانیوں کے جذبے سے حل ہوسکتا ہے، آخر میں ڈاکٹر علامہ اقبال کے اشعار کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے جس میں علامہ اقبال کربلا اور امام حسین کو قربانی اسماعیل کا تسلسل جانتے ہیں بلکہ ذبح عظیم کا مصداق قرار دیتے ہیں، جس کا اظہار انہوں نے اپنے فارسی و اردو کلام میں بھی کیا ہے۔

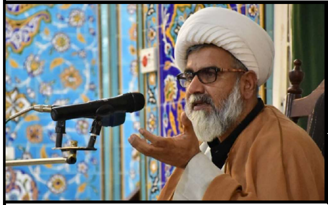

عید قربان کی خوشیوں میں اپنے نادار اقربا کو شامل کریں، راجہ ناصر عباس

قربانی کا عمل کسی دکھاوے یا نمود و نمائش کا نام نہیں بلکہ تقوی اور اطاعت الٰہی کے ذریعے اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کا نام ہے۔

مجلس وحدت مسلمین پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے عیدالاضحیٰ کے بابرکت موقع پر دنیا بھر کے مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ عید ہمارے لیے خوشیوں کے ساتھ ساتھ ایثار و بھائی چارے اور کا پیغام اور تقوی اختیار کرنے کا درس بھی لے کر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام صاحبان استطاعت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عید کی ان خوشیوں میں اپنے نادار عزیز و اقربا کو ضرور شامل رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کا عمل کسی دکھاوے یا نمود و نمائش کا نام نہیں بلکہ تقوی اور اطاعت الٰہی کے ذریعے اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کا نام ہے۔ جانوروں کی قربانی معاشی، معاشرتی اور روحانی اعتبار سے اپنے اندر ایک عظیم فلسفہ سمیٹے ہوئے ہے۔ اس عمل سے تجوریوں میں رکھا گیا پیسہ گردش کرتے ہوئے نا صرف عام آدمی تک پہنچ جاتا ہے بلکہ وہ مساکین وغربا و گوشت کھانے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ بھی اللہ کی نعمتوں سے بھرپور انداز میں مستفید ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کورونا وبا نے پوری دنیا میں تباہی مچا رکھی ہے۔ اس مرض سے بچاؤ کا بہترین حل ایس او پیز پر عمل کرنا ہے۔

ہم کشمیری برادران کی اخلاقی و سیاسی حمایت جاری رکھیں گے، علامہ امین شہیدی

امتِ واحدہ پاکستان کے سربراہ علامہ محمد امین شہیدی کی طرف سے 1931 کے شہدائے کشمیر کو انکی برسی پر شاندار خراج عقیدت پیش

امتِ واحدہ پاکستان کے سربراہ علامہ محمد امین شہیدی نے 13 جولائی 1931 کے شہدائے کشمیر کو انکی برسی پر شاندار خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا: آج اہلِ کشمیر انہی شہدا کے خط پر چلتے ہوئے ہندوستانی حکومت کے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کے خلاف صف آرا ہیں، ہم کشمیری برادران کی اخلاقی و سیاسی حمایت جاری رکھیں گے۔ ذرائع کے مطابق علامہ محمد امین شہیدی نے ۱۳ جولائی ۱۹۳۱ کے شہدائے کشمیر کو انکی برسی پر شاندار خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم جولائی کو نامِ خدا پر قربان ہونے والے کشمیری شہدا کو سلام پیش کرتے ہیں جنہوں نے ڈوگرہ راج کیخلاف مثالی قیام کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج اہلِ کشمیر انہی شہدا کے خط پر چلتے ہوئے ہندوستانی حکومت کے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کے خلاف صف آرا ہیں، ہم کشمیری برادران کی اخلاقی و سیاسی حمایت جاری رکھیں گے۔ واضح رہے کہ 13 جولائی 1931 کو ڈوگرہ فوج کے ہاتھوں سری نگر میں 22 بے قصور کشمیریوں کو سری نگر جیل کے باہر اس وقت شہید کیا گیا تھا جب یہ عبدالقدیر خان کے خلاف مقدمے پر احتجاج کیلئے جمع ہوئے تھے اور ڈوگرہ فوج نے سری نگر جیل کے باہر موجود کشمیریوں پر اذان دینے پر فائرنگ کر دی تھی۔

جنت البقیع کے انہدام کے خلاف عالمی احتجاج کی ضرورت، سید حمید الحسن

امام محمد باقر کی جانگداز شہادت کے موقع پر امریکہ، یورپ، کینیڈا، اور ہندوستان کے بزرگ علما کے آن لائن کانفرنس سے خطاب

حضرت امام محمد باقر کی جانگداز و دلسوز شہادت کے موقع پر امریکہ، یورپ، کینیڈا، اور ہندوستان کے بزرگ اور منتخب علما کے ذریعے زوم پر آن لائن ایک عظیم الشان اور یادگار کانفرنس ہوئی۔ یہ کانفرنس البقیع آرگنائزیشن کی طرف سے اور ایس این این چینل کے تعاون سے تقریبا ڈھائی گھنٹہ چلی، البقیع آرگنائزیشن کے روح رواں مولانا محبوب مہدی نے شکاگو امریکہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امام محمد باقر کی شہادت کی مناسبت سے اِس بین الاقوامی کانفرنس میں تعمیر جنت البقیع کا مطالبہ اِس لئے کیا جارہا ہے کہ ہمارا یہ امام بقیع میں مدفون ہے، اسلئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جس روضے کو اٹھانوے سال پہلے گرایا گیا تھا اسے تعمیر کیا جائے۔ نیو جرسی امریکہ سے ممتاز عالم دین و مفسر قرآن مولانا تلمیذ حسنین رضوی نے فرمایا کہ جنت البقیع کیسلسلے میں جو کوشش ہورہی ہیوہ اگر حکومتی سطح پر ہو تو اسمیں کامیابی کے امکانات زیادہ ہیں۔ کانفرنس کے صدر اور ہندوستان کے سب سے بڑے عظیم عالم دین مولانا سید حمید الحسن صاحب نے اپنی نہایت عالمانہ اور جامع تقریر میں ایک تحقیق پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جنت البقیع کے انہدام کے خلاف عالمی پیمانے پر احتجاج ہونا چاہیے۔ کینیڈا کے شہر مونٹریل سے بزرگ خطیب مولانا سید اصغر مہدی نے بھی اس کانفرنس سے بقیع کے موضوع پر مدلل گفتگو کی۔

مساجد کے لئے بلا معاوضہ قرآنی آیات لکھنے والا ہندو خطاط

اب تک ۲۰۰ سے زائد مساجد کی محرابوں اور دیواروں پر دلکش انداز میں قرآنی آیات اور احادیث تحریر کر چکے ہیں

مشہور مقولہ ہے کہ فن کا کوئی مذہب نہیں ہوتا جس کی بہترین مثال ہندوستان کے شہر حیدرآباد دکن سے تعلق رکھنے والے انیل کمار چوہان ہیں۔ جنہوں نے قرآنی آیات اور احادیث کو اب تک ۲۰۰ سے زائد مساجد کی محرابوں اور دیواروں پر دلکش انداز سے تحریر کرکے عبادت گاہ کی زیب و زینت کو چار چاند لگا چکے ہیں اور وہ اس کام کا معاوضہ بھی نہیں لیتے۔ حیدرآباد کے پرانے شہر چارمینار کے قریب گلی حسینی عالم میں ایک چھوٹی دکان ہے جہاں نیم خواندہ انیل کمار ہندی، انگریزی، اردو اور تیلگو سمیت کئی مقاموں زبانوں میں سائن بورڈ لکھتے ہیں۔ انیل کمار کی خاص بات اردو اور عربی زبان کے حروف تہجی کو خوبصورت انداز سے تحریر کرنا ہے جس میں اسلامی تاریخ

اور ثقافت کا رنگ بھی آجائے۔ وہ خود بھی اردو اور عربی کو خاص اہمیت دیتے ہیں جس کے لیے غزلیں کہتے ہیں اور نعتیں بھی پڑھتے ہیں۔ انیل کمار مذاہب کے درمیان رواداری اور بھائی چارگی کے حامی ہیں اسی لیے اب تک ۲۰۰ سے مساجد میں قرآنی آیات اور احادیث بلا معاوضہ تحریر کر چکے ہیں تاہم اب ان کی مانگ اور وقت کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے مسجد انتظامیہ انہیں کچھ نہ کچھ نذرانہ زبردستی بھی پکڑا دیتی ہے۔ مذہبی رواداری اور محبت پر کامل اعتقاد رکھنے والا انیل کمار کہتے ہیں کہ مجھے عبادت گاہوں میں کام کر کے خوشی محسوس ہوتی ہے چاہے وہ مسجد ہو، مندر ہو یا گردوارا۔ میرے لیے سب برابر اور بھائی بھائی ہیں۔

دو سے زیادہ بچوں کے والدین کو سزا کے قانون پر دارالعلوم دیوبند کا سخت ردعمل

بڑھتی ہوئی آبادی کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ قرار دیتے ہوئے اترپردیش کی یوگی حکومت کے ذریعہ جاری کی گئی نئی آبادی پالیسی 2021-2030 پر ہندستان کی دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے حکومت کے اس قدم کو انسانی حقوق کے خلاف بتایا ہے۔ اس سلسلہ میں عظیم دینی دانش گاہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مفتی ابوالقاسم نعمانی نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جس انداز سے یہاں پاپولیشن کنٹرول

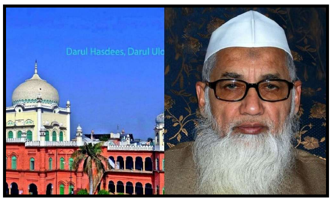

ایکٹ نافذ کیا جارہا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انسانی حقوق کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر دو سے زیادہ بچے پیدا ہوگئے اور انہیں ہر طرح کی سہولیات سے محروم کردیا گیا تو اس میں ان بچوں کی کیا خطا ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قانون انصاف پر مبنی نہیں ہے، یہ غلط ہے۔ مفتی ابوالقاسم نے کہا کہ عالمی وملکی آبادی پالیسی اور اعداد و شمار کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے اور انصاف پر مبنی قانون ہونا چاہئے۔ مذکورہ قانون سراسر ناانصافی پر مبنی قانون ہے۔

مسلم دورِ اقتدار کے آثار بدحالی کا شکار

ریاست مدھیہ پردیش نوابوں کا شہر ہے۔ یہی وجہ ہے کی یہاں پر جتنے نوابوں نے حکومت کی انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں کئی تاریخی عمارتیں تعمیر کروائیں اور ان میں تاریخی باوڑیاں بھی شامل ہیں۔ دور اندیشی اور لوگوں کی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے بادشاہوں کے دور پر نظر ڈالیں تو پتہ چلے گا کہ وہ اپنی عوام کے لیے کیا کیا کرتے تھے۔ یہی دور اندیشی بھوپال کے نوابوں میں بھی صاف نظر آتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ بھوپال میں پانی کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے اور دور اندیشی کا فیصلہ لیتے ہوئے کئی بیگموں کے دور حکومت میں کئی باوڑیاں بنائی گئی تھیں۔ ان میں سے کچھ باوڑیاں تو پورے شہر کی پیاس بجھایا کرتی تھیں۔ لیکن حکومت اور ضلع انتظامی سطح پر بات کی جائے تو ان باوڑیوں کی تحفظ کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ یہی وجہ ہے کی آج یہ باوڑیاں بدحال نظر آرہی ہیں۔ بھوپال کی آٹھویں نواب گوہر بیگم قدسیہ نے اس باوڑی کو بھوپال کے بڑے باغ میں لال پتھر سے تین منزلہ بنوایا تھا۔ لیکن آج اس باوڑی کی خوبصورتی معدوم ہوتی جارہی ہے۔ اسی طرح تمام اسلامی دور کے ثقافتی وتمدنی آثار کے لئے معدومی کے خطرات کا سامنا ہے۔

غدیر کی اہمیت رہبر انقلاب کی نگاہ میں

(عیداللہ الاکبر عید غدیر کی مناسبت سے خصوصی مضمون)

18 ذی الحج دس ہجری کے دن جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیات مبارک کے آخری مراحل میں تھے خداوند تبارک و تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ ص کے حضور بھیجا اور حکم دیا کہ میرے دین سے متعلق وہ اہم پیغام پہنچا دو کہ جسے نہ پہنچانے کی صورت میں تمہاری اب تک انجام پائی ساری زحمت بے نتیجہ ہو جائے گی۔ یہ پیغام درحقیقت امت مسلمہ کے مستقبل سے مربوط تھا۔ امت مسلمہ کو نظام امامت کی صورت میں ایک الہی سیاسی نظام عطا کیا جا رہا تھا۔ تقریبا اڑھائی سو سال بعد آخری امام حضرت ولیعصر عج نے اپنی غیبت کبری کے آغاز کی خبر دی اور انہیں اپنی بظاہر عدم موجودگی میں ایسے فقہا کی جانب رجوع کرنے کا حکم دیا جو خدا کے مطیع اور نفسانی خواہشات کے مخالف ہوں۔ یوں نظام مرجعیت کا آغاز ہو گیا۔

غیبت کبری سے اب تک مکتب اہلبیت اطہار علیہم السلام کے پیروکاروں میں ایسے عظیم متقی اور مجاہد مجتہد یا فقیہ پیدا ہوتے رہے جنہوں نے نہ صرف ملت تشیع بلکہ امت مسلمہ کو اپنی عالمانہ اور مجاہدانہ صلاحیتوں کی بدولت زمانے کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں بنیادی رہنمائی اور سرپرستی فراہم کی۔ یہ سلسلہ یونہی آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ بیسویں صدی میں وقت کے عظیم مجاہد اور مجتہد امام خمینی رحمہ اللہ علیہ نے نظام مرجعیت کو اٹھان دی اور ایران میں فقہ اہلبیت علیہم السلام کی بنیاد پر جدید زمانے کے تقاضوں کے مطابق ایک اسلامی نظام حکومت تشکیل دیا۔ یہ نظام حکومت جو نظام ولایت فقیہ کے نام سے معروف ہے درحقیقت نظام امامت کا ہی تسلسل ہے۔ ولی فقیہ درحقیقت غدیر کا پاسبان ہے جس نے امام عصر عج کے ظہور تک اس عظیم الہی نعمت کی پاسبانی کرنی ہے۔ تحریر حاضر میں غدیر کے موجودہ پاسبان ولی امر مسلمین آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای کی نگاہ سے غدیر کو پہچاننے کی کوشش کی گئی ہے۔

غدیر کو زندہ رکھنا اسلام کو زندہ رکھنا ہے:

غدیر کو زندہ رکھنا ایک معنی میں اسلام کو زندہ رکھنا ہے۔ یہ مسئلہ صرف اہل تشیع اور امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت کا عقیدہ رکھنے والوں سے مخصوص نہیں ہے۔ اگر ہم اہل تشیع اور امام علی

علیہ السلام کے پیروکار ہونے کا دعوی کرنے والے غدیر کی حقیقت کو صحیح انداز میں بیان کر دیں، خود بھی سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں تو واقعہ غدیر بذات خود اتحاد اور وحدت کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک خاص مذہبی فرقے کی جانب سے عقیدے کی صورت میں غدیر سے متصل رہنا ایک موضوع ہے جبکہ غدیر کی شناخت ایک علیحدہ موضوع ہے۔ اسلام نے اسلامی معاشرے، اسلامی نظام اور اسلامی دنیا کی تشکیل کے بارے میں اپنے اعلی ترین نظریات کا اظہار واقعہ غدیر میں کیا ہے۔ (31 اکتوبر 2012)

غدیر کا مقصد صرف جانشین مقرر کرنا نہیں بلکہ نظام امامت متعارف کروانا تھا:

غدیر کا واقعہ صرف پیغمبر اکرم ص کا جانشین مقرر کرنے کیلئے رونما نہیں ہوا۔ غدیر کے دو پہلو ہیں: ایک جانشین مقرر کرنا اور دوسرا امامت کے مسئلے پر توجہ دلانا۔ امامت اسی معنی میں جو تمام مسلمان اس لفظ یا عنوان سے سمجھتے تھے۔ امامت یعنی انسانوں کی پیشوائی، دینی اور دنیوی امور میں معاشرے کی پیشوائی۔ یہ مسئلہ پوری انسانی تاریخ میں ایک اہم مسئلہ رہا ہے۔ امامت کا مسئلہ صرف مسلمانوں یا اہل تشیع سے مخصوص مسئلہ نہیں ہے۔ امامت یعنی ایک شخص یا گروہ ایک معاشرے پر حکمرانی کرتا ہے اور دنیوی اور روحانی اور اخروی امور میں اس کی سمت کا تعین کرتا ہے۔ یہ تمام انسانی معاشروں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ (25 نومبر 2010)

اگر مخالفت نہ ہوتی:

آج ہم اور انسانی معاشرہ بدستور انسان کی ابتدائی ضروریات میں پھنسا ہوا ہے۔ دنیا میں بھوک ہے، امتیازی رویے ہیں۔ کم بھی نہیں ہیں بلکہ وسیع حد تک ہیں۔ ایک جگہ محدود بھی نہیں ہیں بلکہ ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ بدمعاشی ہے، انسانوں پر انسانوں کی ناحق حکمرانی ہے، وہی چیزیں جو چار ہزار سال پہلے، دو ہزار سال پہلے کسی اور شکل میں پائی جاتی تھیں۔ آج بھی انسانیت انہی مشکلات کا شکار ہے اور صرف ان کی شکل میں تبدیلی آئی ہے۔ غدیر اس سلسلے کا آغاز تھا جو بنی نوع انسان کو اس مرحلے سے باہر نکال کر نئے مرحلے میں داخل کرنے کی بھرپور صلاحیت کا مالک تھا۔ ایسی صورت میں (انسان کو) نئے مرحلے میں درپیش چیلنجز زیادہ اعلی اور ظریف قسم کی ضروریات اور اعلی مرتبہ کی خواہشات اور محبتوں پر مشتمل ہونے تھے۔

انسان کی ترقی کا راستہ تو بند نہیں ہے۔ ممکن ہے بنی نوع انسان اگلے کئی ہزار یا کئی ملین سال تک جاری رہے۔ جب تک یہ انسانی نسل باقی رہے گی مسلسل ترقی کے مراحل طے کرتی رہے گی۔ البتہ آج ترقی کے بنیادی ستون تباہ حال ہیں۔ ان ستونوں کی تعمیر پیغمبر اکرم ص نے کی تھی اور ان کی حفاظت کیلئے اپنی جانشینی اور وصایت کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ لیکن اس کی مخالفت کی گئی۔ اگر مخالفت نہ کی جاتی تو آج صورتحال مختلف ہوتی۔ غدیر یہ ہے۔ ائمہ طاہرین علیہم السلام کی زندگی کے اڑھائی سو سال کے دوران جب بھی انہیں موقع ملا ہے انہوں نے امت مسلمہ کو پیغمبر اکرم ص کے مقرر کردہ راستے پر واپس لوٹانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہو سکا۔ اب آج کے دور میں ہم میدان میں اترے ہیں اور خدا کے فضل اور توفیق الہی سے ہمت کر رہے ہیں جو انشاءاللہ بہترین انداز میں جاری رہے گی۔ (19 جنوری 2006)

ہمیں سوشل میڈیا پر جوائن کریں:
hnews.ur
hawzahnews_ur
hawzahnews_ur
hawzahnews_ur
hawzahnews.ur@gmail.com
ur.hawzahnews.com
WWW.HAWZAHNEWS.COM